بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۷ نمبر ۱۲

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

مصباح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵ جون ۱۹۳۳ء چندہ سالانہ دو روپیہ ۲۰ صفر المظفر ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

عورت اور اسلام نمبر ۴	۳ - ۷	چوہدری خوشی محمد صاحب۔ بی۔ ایس سی
تعزیت نامہ	۸ - ۹	(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)
آنحضرت صلعم کی قوت قدسی	۹ - ۱۱	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ افریقوی۔
مہمانوں کے لئے ضروری ہدایات	۱۲ - ۱۳	ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن
وفات عزیز	۱۳ - ۱۴	چودھری خوشی محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔
شذرات	۱۵ - ۱۸	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی خاتون سے

(جناب شیخ محمد بشیر آزاد احمدی انبالوی نے مصباح میں چھپنے کیلئے بھیجی ہے)

یہ مانا تجھ میں احساسِ عمل پھر ہو چلا پیدا — گلِ تعلیم پر دل مثلِ بلبل ہے ترا شیدا
یہ مانا ہے تو خودداری و غیرت کی پیکر ہے — ترے آئینے میں ہمدردیٔ انساں کا جوہر ہے
یہ مانا تیرے سینہ میں خلش ہے قلب پرغم ہے — لبوں پر آہ ہے چہرہ زرد تیری آنکھ پرنم ہے

ستم ہے فرض سے اپنے ہے غافل دیدہ دانستہ
کی آسانی میں پیدا تو نے مشکل دیدہ دانستہ

مسلط سادہ لوحی پر تری فیشن پرستی ہے — تری آنکھوں میں ہر دم مغربی تہذیب بستی ہے
کہاں ہے دل ترا جو وقفِ ایفائے محبت تھا — وہ پیمانہ کہ جو لبریزِ صہبائے محبت تھا
نظر آتے نہیں ہیں وہ ترے اطوار پہلے سے — زیادہ ہو گئی تو موردِ ادبار پہلے سے

ستم ہے فرض سے اپنے ہے غافل دیدہ دانستہ
کی آسانی میں پیدا تو نے مشکل دیدہ دانستہ

تو ناواقف نہیں ہے اب بھی اپنی شان و عظمت سے — ارادہ جنگ کرنے کا کیا قانونِ فطرت سے
بہی جاتی ہے تو طغیانیٔ تہذیبِ مغرب میں — صداقت کھو گئی تاریکیٔ تکذیبِ مغرب میں
تمناؤں کا مرکز ہے زمینِ حریت تیری — یہی باعث ہے دنیا ہو گئی بے کیفیت تیری

ستم ہے فرض سے اپنے ہے غافل دیدہ دانستہ
کی آسانی میں پیدا تو نے مشکل دیدہ دانستہ

وقارِ مشرقیت کو نہ تو ہاتھوں سے کھو دینا — کہیں مغرب کی موجوں میں نہ کشتی کو ڈبو دینا
رہے وضعِ سلف کی شان و عظمت میں نہ فرق آئے — جلانے کو تجھے بنکر ترا نالہ نہ برق آئے
تو گھر کی چار دیواری سے دنیا پر حکومت کر — مگر شمشیرِ مغرب سے نہ یوں خونِ حمیت کر

ستم ہے فرض سے اپنے ہے غافل دیدہ دانستہ
کی آسانی میں پیدا تو نے مشکل دیدہ دانستہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵؍ جون ۱۹۳۳ء

عورت اور اسلام نمبر

ہم معتقد دعوے باطل نہیں ہوتے
سینے میں کسی شخص کے ۲ دو دل نہیں ہوتے

بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایک طرف لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَام ارشاد فرما کر تجرد کی حالت میں رہنے کو ممنوع قرار دے دیا ہے۔ وہاں نکاح جیسے مفید اور ضروری انسٹی ٹیوشن کی غرض یوں بیان فرمائی ہے۔ کہ "ایسے سب نوجوانوں کو جو کہ سن بلوغت کو پہنچ جائیں۔ شادی کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ شادی گناہوں کے رستے میں روک بن جاتی ہے۔ اور وہ جو شادی نہ کر سکیں۔ انکو روزے رکھنے چاہئیں" اس حدیث سے واضح ہے۔ اسلام نے ان تمام بدیوں کے انسداد اور استیصال کے لئے جو کسی نہ کسی رنگ میں مرد اور عورت کے نوعی جذبات پر مبنی ہوں۔ رسم نکاح کو ضروری قرار دیا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس امر کی مخالفت کرنیوالے اس وقت دو گروہ دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جو کہ تجرد کے حامی ہیں۔ اور دوسرے وہ جو کہ نکاح کے حامی تو ہیں۔ لیکن وہ ان تمام پابندیوں سے جو کہ رسم نکاح کے عمل میں آنے کیوجہ سے فریقین پر عائد ہو جاتی ہیں۔ کنارہ کشی اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ پہلا خیال تو ایسا لچر ہے۔ کہ اس پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ ہاں دوسرا خیال تو اس پر عمل پیرا ہونے کیوجہ سے جو نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ یہ طریق کہاں تک معقول اور قابل عمل ہے۔ وہ ممالک جنہیں آجکل مہذب ممالک کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ خاص طور پر اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اور وہاں کی عورتوں کی حالت اس امر پر کافی روشنی ڈالتی ہے۔ کہ یہ طریق ازدواج جہاں انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ وہاں انسانی معاشرت کے لئے بھی سخت مضر ہے۔ اور اگر یہ طریق عام ہو گیا تو قریب ہے کہ انسانی سوسائیٹی کا نظام بالکل درہم برہم ہو جائے۔

اگر ہم مندرجہ بالا دو قسم کے خیالات رکھنے والے گروہوں کے ظاہر ہونے کے بواعث و اسباب پر چند لمحوں کے لئے غور کریں۔ تو ہماری توجہ اچانک عیسائیت اور اس کے بانی حضرت مسیح علیہ السلام کیطرف پھر جاتی ہے۔ رہبانیت پر خود حضرت مسیحؑ عامل رہے۔ اور یہ نمونہ تو انہیں کا قائم کیا ہوا ہے۔

رہا شادی کرنا۔ اسے انجیل نے لازمی نہیں مگر جائز قرار دیا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ فرمایا ہے کہ "جسے خدا نے جوڑا ہے۔ اُسے آدمی جدا نہ کرے" (متی ۱۹/۶)

اب اس یکطرفہ شدّت کا اثر جو ہونا تھا۔ وہی ہوا۔ کہ جن مردوں کا تعلق بدقسمتی سے ایسی عورتوں سے ہو جائے۔ یا جن عورتوں کا تعلق ایسے مردوں سے ہو جائے۔ کہ اگر ان کا وہ تعلق نہ ہوتا۔ تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔ مگر وہ کسی صورت میں بھی ایک دوسرے کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اور اس طرح ان کی زندگی بجائے اس کے کہ ان کے لئے اطمینان اور فرحت کا موجب ہو۔ ان کے لئے وبال جان ہو جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ کھلم کھلا اس پاکیزہ تقریب کے خلاف بغاوت کا جھنڈا لہرا رہے ہیں۔ اور وہی نکاح جسے خدا کیطرف سے جوڑا خیال کیا جاتا تھا۔ آج عوام کی نظر میں اس کی پرکاہ کی سی بھی حیثیت نہیں رہی۔ مگر یہ عیسائیت کے اپنے ہاتھوں سے بوئے ہوئے بیج ہیں۔ جو پھل دے رہے ہیں۔ خود کردہ را چہ علاج۔

اسلام نے جہاں مناکحت ایسے مفید اور پاکیزہ انسٹی ٹیوشن پر زور دے کر مرد اور عورت کی ذات پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ وہاں دنیا میں امن عامہ کے قیام میں بھی بہت مدد کی ہے۔ لیکن میرا مدعا چونکہ اسوقت اسلام اور عورت کے موضوع پر روشنی ڈالنے کا ہے۔ اسلئے عرض ہے۔ کہ رسم مناکحت کے لازمی ہونے سے صنف نازک کی بہت بڑی حفاظت کی گئی ہے۔ اور اسی خدمت کا اندازہ جو اسلام نے سر انجام دی ہے۔ ان عورتوں کی حالت سے ہو سکتا ہے۔ جہاں کہ نکاح کی پابندیوں کو اپنے اوپر لینا ضروری خیال نہیں کیا جاتا۔ رفیق زندگی کے انتخاب کے بارہ میں اسلام نے عورت کو مناسب حد تک آزادی دی ہے۔ اور ایسے اصول پیش کئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے فریقین کو بعد کی زندگی میں کوئی تکلیف نہ ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے "ایک بیوی کی شادی اسوقت تک نہیں ہو سکتی جبتک اس کا مشورہ نہ لے لیا جائے۔ نہ ہی ایک ناکتخدا لڑکی کی شادی ہو سکتی ہے۔ جبتک کہ اس کی رضا نہ حاصل کی جائے۔ اسکی رضا اس کی خاموشی ہے" یہ ایک نہایت ہی مفید اور ضروری بات ہے۔ جسکو بعض لوگ دیدہ دانستہ نظر انداز کر جاتے ہیں۔ اور بعد میں برے نتائج سرزد ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا "اگر تم میں سے کوئی نکاح کرنا چاہے۔ تو اگر انتظام ہو سکے۔ تو تم کو لڑکی کو دیکھ لینا چاہیئے" کسی طریق سے اگر فریقین ایک دوسرے کو دیکھ سکیں۔ تو بہت سی بعد میں پیدا ہونیوالی شکایات کا ابتداء سے ہی انسداد ہو سکتا ہے۔ اس امر کیطرف بھی کم توجہ کی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بہت ضروری امر ہے۔ الغرض اسلام نے عورت اور مرد کی نوعی زندگی کو کامیاب اور پرسرور بنانے کے لئے نہایت ہی سادہ اور مفید امور پیش کر دیئے ہیں۔ مگر ہو سکتا ہے کہ ہر قسم کی احتیاط کے باوجود کوئی ایسی بات نکل آئے جو کسی رنگ میں معیوب ہو۔ یا تکلیف کا باعث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظر آئے۔ تو اس کا جواب قرآن مجید نے یوں ارشاد فرمایا۔ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا (سورہ نساء)

یعنی "تم عورتوں کے ساتھ اچھی طرح سلوک کرو۔ پس اگر تم ان کو ناپسند کرو۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو۔ اور اللہ اسمیں بہت بہتری ڈالدے" اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے عورت کے سب عیوب اور کمزوریوں پر پردہ پوشی فرمادی ہے۔ اور مرد کو تلقین فرمائی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے اچھے نتائج کا منتظر رہے +

جسمانیات اور دنیوی امور کو چھوڑ کر اب ہم روحانیت کے نقطۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو کس مقام پر کھڑا کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ سورۂ توبہ میں فرماتا ہے۔ والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ ویطیعون اللہ ورسولہ اولٰئک سیرحمھم اللہ ان اللہ عزیز حکیم وعد اللہ المومنین والمومنٰت جنٰتٍ تجری من تحتھا الانھار خٰلدین فیھا ومسٰکن طیبۃً فی جنٰتِ عدن ورضوان من اللہ اکبر ذالک ھو الفوز العظیم۔ ترجمہ:۔ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ان کے بعض بعض کے حامی ہیں۔ پسندیدہ بات کا حکم دیتے ہیں۔ اور ناپسندیدہ بات سے منع کرتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں کہ جنپر اللہ تعالےٰ ضرور رحم کرے گا۔ بے شک اللہ بڑی طاقت والا بڑی حکمت والا ہے۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بہشتوں کا وعدہ دیا ہے۔ کہ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں وہ مستقل طور پر رہنے والے ہوں گے۔ اور پسندیدہ ستھرے مکانوں کا جو رہائش باغوں میں ہوں گے۔ اور اللہ کیطرف سے رضامندی بہت بڑی چیز ہے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔" اس سے ظاہر ہے۔ کہ روحانیت کے لحاظ سے عورت مرد کے برابر ہے ان کو ایک سے انعامات دیئے جائیں گے۔ اور عورت اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول میں اسی طرح کامیاب و سرفراز ہو سکتی ہے۔ جس طرح کہ مرد۔ قرآن مجید میں بہت سی ایسی آیات موجود ہیں۔ جو کہ آیت مذکورہ بالا کی تائید کرتی ہیں۔ لیکن بخوف طوالت اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے +

اسلام کے ان احسانات کے بعض پہلوؤں پر جو کہ طبقۂ نسوان سے متعلق ہیں۔ کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن دنیا میں ایک طبقہ بھی موجود ہے جسے حق کیسا نہ پرانا بیر اور کینہ ہے۔ اور یہ طبقہ کچھ ایسا کور باطن واقعہ ہوا ہے کہ خواہ کوئی امر کیسا ہی اظہر من الشمس کیوں نہ ہو۔ یہ ضرور اس کا انکار کرے گا۔ اور اس کی صداقت کو

چھپانے اور جھٹلانے کی کوشش کریگا۔ اسلام نے خدا تعالےٰ کے فضل سے دنیا میں ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ کہ ہر دوست و دشمن کو اقرار کرنا پڑا۔ تھامس کارلائل (Thomas Carlyle) جو کہ انیسویں صدی کے زبان انگریزی کے ایک نہایت ہی اعلیٰ پائے کے ادیب ہیں۔ قلم سے بے اختیار یہ الفاظ معرض تحریر میں آگئے "یہ عرب لوگ۔ وہ مرد محمدؐ۔ اور ایک صدی ..... کیا یہ ایک چنگاری نہ تھی جو گر پڑی۔ ایک چنگاری اس دنیا پر جو کہ سیاہ اور نظر نہ آنے والی ریت معلوم ہوتی تھی۔ مگر دیکھو وہ ریت بھڑک اٹھنے والا مصالحہ ثابت ہوتی ہے اور اسکی آسمان تک پہنچنے والے شعلے دہلی سے لیکر جرنڈا تک اٹھ رہے ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر اعلیٰ پائے کا شخص آسمان سے بجلی کیطرح آتا ہے۔ اور دوسرے لوگ ایندھن کی مانند اسکے انتظار میں ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ جل اٹھتے ہیں" سو جہاں دنیا میں اسلام کے کثیر التعداد مداح ہیں۔ وہاں وہ لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کی نظر کوتاہ بیں میں ہر اک بات مورد اعتراض ہے موضوع زیر بحث پر بھی ان کی طرف سے بعض اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ جن کا نہایت اختصار کے ساتھ جواب دیا جاتا ہے۔

ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اسلام نے طلاق کی اجازت دے کر مرد و عورت کے تعلقات پر ایک سخت ضرب لگائی گئی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے اسلام نے خاص حالتوں میں اس کی اجازت دی ہے۔ دراصل یہ اعتراض اب اسلام کی صداقت کی دلیل ہوگیا ہے۔ معترضین خود اس اصل پر عمل پیرا ہوئے ہیں۔ اور اس حد تک بڑھ گئے ہیں۔ کہ اگر کوئی عورت عدالت میں جاکر یہ کہدے۔ کہ میرا خاوند رات کو بلند آواز سے خراٹے لیتا ہے۔ اور میرے آرام میں مخل ہوتا ہے تو عدالت اس کی درخواست کو منظور کر لیتی ہے۔ یہ ہے وہ لعنت جو ان لوگوں پر اسلام دشمنی کیوجہ سے پڑی ہے +

تعدد ازدواج پر بھی بعض لوگوں کو اعتراض ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ یہ عورت کی ذات پر ظلم ہے۔ حالانکہ اس امر کی اجازت ہی اس شرط کے ساتھ ہے۔ کہ مرد مساوی سلوک کر سکے تو۔ ورنہ نہیں۔ نیز بعض حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ وہاں تو اس عورت کے لئے جس کے لئے اسباب کو ظلم قرار دیا جاتا ہے۔ یہ امر ایک نعمت ہو جاتی ہے +

اور اسلام نے تو صرف اس تعداد کو کم کیا ہے۔ نہ زیادہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی کثرت ازدواج کے اعتراض میں ہماری طرف سے وہی معمولی جواب ہوگا۔ کہ اسلام سے پہلے اکثر قوموں میں کثرت ازدواج کی سینکڑوں اور ہزاروں تک نوبت پہنچ گئی تھی۔ اور اسلام نے تعدد ازدواج کو کم کیا ہے۔ نہ زیادہ۔ بلکہ یہ قرآن میں ہی فضیلت خاص ہے۔ کہ اسنے ازدواج کی بے حدی اور بے قیدی کو رد کر دیا ہے۔ اور کیا وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسرائیلی قوم کے مقدس نبی جنہوں نے سو سو بیوی کی بلکہ بعض نے سات سو تک نوبت پہنچائی کیا وہ اخیر عمر تک حرامکاری میں مبتلا رہے۔ اور کیا ان کی اولاد جن سے بعض راستباز بلکہ نبی بھی تھے۔ ناجائز طریق کی اولاد سمجھی جائے ✦

بعض لوگ وقتاً فوقتاً اسلامی پردہ کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا بھی ہے۔ جو کہ پردہ پر نہایت سختی سے عمل کرتا ہے۔ اور وہ سختی شریعت کے منشاء کے مطابق نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کی خود پیدا کردہ ہے۔ یہ دونو گروہ افراط اور تفریط سے کام لیتے ہیں۔ پردہ ضروری ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورت کو دنیا میں ایک عضو بیکار بنا دیا جائے۔ اور نہ ہی یہ درست ہے۔ کہ عورت کو مردوں سے کھلے میل جول کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اس حد سے بڑھی ہوئی آزادی نے آج اقوام یورپ کو بقائے نسل کی فکر لاحق کر دی ہے۔ پردہ سے ہی دنیا میں کیا مرد اور کیا عورت پرامن اور مطمئن طریق پر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور پردہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی وہ طہارت نفس اور روحانیت کو بچا سکتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں " یہ زمانہ ایک ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ بھی ہوتی۔ تو بھی اس زمانہ میں ضرور ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ کلجگ ہے۔ اور زمین پر بدی اور فسق و فجور اور شراب خوری کا زور ہے۔ اور دلوں میں دہریہ پن کے خیالات پھیل رہے ہیں۔ اور

خدا تعالے کے احکام کی دلوں میں سے عظمت اٹھ گئی ہے۔ زبان پر سب کچھ ہے۔ اور لیکچر بھی منطق و فلسفہ کے بھرے ہوئے ہیں۔ مگر دل روحانیت سے خالی ہیں۔ ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ اپنی غریب بکریوں کو بھیڑوں کے بنوں میں چھوڑ دیا جائے ؟"

میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور مصباح کی محترم ناظرات سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس پیارے دین کی جس نے ان کی ہستی۔ عزت اور ناموس کو دنیا میں قائم کیا... خدمت اپنا فرض سمجھیں۔ اور بچوں کی تربیت ان کے ذمہ ہے۔ ان کو [illegible] ہونے والا درس توحید پڑھائیں۔ کہ دنیا میں خدا تعالےٰ کی توحید اور اسلام کا پرچم لہرائے۔ خدا تعالےٰ اسلام کو غلبہ دے۔ اور کفر اور شرک دنیا سے مٹ جائیں۔ آمین۔ ؎

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

(خاکسار چودہری خوشی محمدؐ بی۔ ایس سی)

تصحیح:۔ صفحہ ۱۳ کالم ۲ میں نیچے جو یہ لکھا ہے کہ " سارے ہندوستان میں صرف پانچ شہر ایسے ہیں جنکی آبادی ایک لاکھ سے اوپر ہے " یعنے کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس دھلی۔ لاہور۔ یہ بیان بالکل غلط ہے ✦ پنجاب میں ہی امرتسر اور سرینگر لاکھ سے اوپر ہیں۔ اسی طرح کراچی۔ حیدرآباد۔ الہ آباد۔ لکھنؤ۔ کانپور اور کئی شہر ایسے ہیں جنکی آبادی لاکھ سے زیادہ۔ یہ تعجب کی بات ہے ! ✦ نیز صفحہ ۱۹ کالم ۱ بتاسے کی جگہ چوارے

عریضۂ تعزیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وسلمکم اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وافضالہ

تعزیت نامہ سیدہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ قادیان کیطرف سے نہایت ہی ہمّ و غم کے ساتھ حضور پرنور کی خدمت عالی میں پیش ہے۔ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کا حضور کی غیر موجودگی میں ۱۳ر مئی بروز ہفتہ وفات پانا یہ ایک ایسا دردناک سانحہ اور اندوہناک حادثہ ہے۔ جو دل کو ہلا دینے والا۔ اور عقلوں کو زائل کر دینے والا روح فرسا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

سیدہ کی مفارقت کا رنج اور صدمہ جو تمام ممبرات لجنہ کے قلوب میں جاگزیں ہے۔ زبان اور قلم کامل طور پر حضور کی خدمت میں اظہار کرنے سے قاصر ہے۔ یہ اچانک و دفعۃً ... وقوع ہوا ہے کہ ابھی تک ہم حیرت و استعجاب کے سمندر میں مستغرق ہیں کہ یہ آناً فاناً کیا ہوا۔ پس جو صدمہ ذات والا صفات کو ہوا ہے۔ اسکا اندازہ لگانا مشکل ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اذکروا

محاسن موتاکم۔

سیدہ مرحومہ جن اوصاف سے متصف تھیں۔ وہ سب پر عیاں ہیں۔ نہایت نیک متقی پرہیزگار۔ صلوٰۃ صوم کی پابند تھیں۔ اوقات کا اکثر حصہ تحصیل علوم میں صرف کرتیں۔ نہایت کم گو تھیں استہزاء سے ان کو نفرت تھی۔ امراء و غرباء کو ایک نظر سے دیکھتیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کرتیں سب سے اچھا سلوک خندہ پیشانی اور خوش خلقی سے پیش آتیں۔ نہایت علم دوست تھیں۔ ہر ایک سے جو علم میں ترقی کرنے کا شائق ہوتا۔ اُن سے محبت کرتیں اور مزید ترقی کیطرف ان کے جذبات کو بڑھاتیں۔ اور اُن کے لئے دعا کرتیں۔ تمام مستورات کی خیر خواہی انکا مقصد تھا۔ ان کے دل میں دینی اور دنیوی ترقی کا احساس تھا۔ نہایت پاک باطن اور نیک خو تھیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام کاموں میں خاص دلچسپی لیتیں۔ ہر امر خیر میں نہایت حریص تھیں۔ اور کوشش کرتیں کہ مجھ سے کوئی سبقت نہ لیجائے۔ آہ وہ خواہشات وہ تمنائیں وہ آرزوئیں جو جماعت کے طبقہ نسوان کے دلوں میں اور خصوصاً قادیان کی مستورات اور لجنہ اماء اللہ کے دلوں میں تھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے ذریعے سے دینی اور دنیوی ترقی عطا فرمائیگا۔ خواب و خیال ہو گئیں انکا یکدم ہم سے رحلت فرما جانا جماعت کی خواتین اور ہمارے لئے ایک عظیم الشان نقصان ہے۔ افسوس کہ ایسی قابل قدر مقدس ہستی کی ہم سے قدر نہ ہو سکی۔ اور نہ حفاظت۔ ہم اپنی غلطیوں اور کمزوریوں پر سخت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نادم ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا گو ہیں۔ کہ سیدہ مرحومہ کو اپنے قرب و جوار میں جگہ دیکر بے انتہا بخشش اخروی سے متمتع فرمائے۔

ہم سب ممبرات لجنہ حضور کے اس صدمہ ہم و غم میں دل حزیں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ شریک ہوکر خلوص قلب سے کمال ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں۔ اور اس ابدالاباد ہستی سے جسکو دائمی بقاء ہے نہایت انکسار اور تضرع سے دعا کرتی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کے اُن اہم مقاصد کو جن کی تکمیل اُن کی ذات سے وابستہ تھی جلد سے جلد اپنے فضل و کرم اور غریب نوازی سے پورا فرمائے۔ انہیں سیدہ مرحومہ کی مفارقت سے جو صدمہ ہوا۔ اسکا اجر عظیم بخشے۔ ہم سیدنا نبینا حضرت مسیح موعودؑ کے اس شعر فرمودہ پر اکتفا کرتی ہیں ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

والسلام

(خادمات ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان)

تعزیت کے ریزولیوشنز

متعدد لجنات اماء اللہ اور انجمنوں کی جانب سے تعزیت کے ریزولیوشنز پاس ہوکر آئے ہیں جنکو اب نقل کرنے میں مشکلات ہیں۔ کیونکہ مصباح پندرہ روزہ اخبار ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزاء خیر بخشے۔

آنحضرت صلعم کی قوت قدسی

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱)

آپ کی قوت قدسی کا یہ عالم تھا کہ زبردست سے زبردست دشمن بھی جب آپ کے سامنے جاتا تو ضرور متاثر ہو جاتا تھا۔ اور اسکا دل ایک کشش آپکی طرف محسوس کرتا۔ شروع زمانہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو کہ آنحضرت صلعم کے بعد دوسرے خلیفہ ہوئے اسلام کے سخت دشمن تھے۔ آپ بہت بہادر اور جوشیلے آدمی تھے۔ ایک دن تلوار ہاتھ میں لیکر گھر سے نکلے۔ چہرہ پر غیظ و غضب کے آثار نمایاں تھے۔ راستہ میں ایک دوست نے پوچھا کہ عمر! آج کدھر تیاری ہے۔ بولے کہ محمدؐ کو قتل کرنے کو جا رہا ہوں۔ اسنے کہا پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کا فیصلہ تو کر لو۔ وہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ یہ سنتے ہی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

(۲)

تلوار لیکر سیدھے بہن کے گھر پہنچے ارادہ یہ تھا کہ جاتے ہی بہن اور بہنوئی کا سر اڑا دونگا۔ دیکھا تو دروازہ بند تھا۔ اور اندر کوئی قرآن شریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑھ رہا تھا۔ چند منٹ تک باہر کھڑے ہو کر سنتے رہے۔ پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔ ان کی ہمشیرہ سمجھ گئی کہ یہ حضرت عمرؓ ہی آئے ہیں۔ انہوں نے جھٹ قرآن کریم چھپا دیا۔ اور دروازہ کھولدیا۔ داخل ہوتے ہیں۔ پوچھا کہ تم کیا پڑھ رہے تھے پہلے تو انہوں نے ٹالنا چاہا۔ مگر عمرؓ کب ماننے والے تھے۔ کہا کہ مجھے بھی سناؤ۔ چنانچہ سنا۔ پھر ان سے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ تم مسلمان ہو گئے ہو۔ سچ سچ بتاؤ۔ انہوں نے کہا ہاں۔ کچھ ان کے ساتھ سختی بھی کی۔ اور پھر تلوار لیکر رسول کریمؐ کی طرف چل پڑے۔ رسول کریمؐ اور تھوڑے سے صحابی جن میں حضرت ابوبکرؓ بھی تھے۔ ایک مکان میں بیٹھے ہوئے تھے۔

صحابہ رضی اللہ کو خبر پہنچ چکی تھی کہ حضرت عمرؓ آج رسول کریمؐ کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے ہوئے ہیں +

(۲۳)

حضرت ابوبکرؓ ڈرتے تھے۔ مگر حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا۔ دروازہ کھولدو۔ عمر کو آنے دو۔ جب اندر داخل ہوئے تو قوت قدسی اپنا کام کر گئی اور وہیں مسلمان ہو گئے۔

اسی طرح ابوجہل جو مسلمانوں اور آنحضرتؐ کا بہت بڑا دشمن تھا۔ اس نے ایک دفعہ چند غریب مسلمانوں کا مال دبا لیا۔ وہ بار بار مانگتے تھے۔ مگر وہ سختی سے ڈانٹ دیتا تھا۔ اور اپنی قوم میں بھی کہتا تھا کہ میں مسلمانوں کا مال نہیں دونگا۔ مگر جب آنحضرت صلعم کے پاس آیا۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ تم غریب مسلمانوں کا حق ادا کردو۔ اس نے فوراً ادا کر دیا +

اس کے دوستوں نے پوچھا۔ آج تمہیں کیا ہؤا۔ محمدؐ کے سامنے جا کر چپکے سے مال دے آئے ہو۔ کہنے لگا کہ دو سرخ اونٹ مجھے نظر آتے تھے۔ جو کہ میری طرف دوڑتے تھے۔ غرض بڑے بڑے متکبر حضورؐ کی بات سے متاثر ہو جاتے تھے۔ ابوسفیان جو کہ ایک عرصہ تک مسلمانوں سے لڑتا رہا۔۔۔۔ وہ قریش کا ایک سرغنہ تھا۔ اس کی بیوی ہندہ مسلمانوں کی سخت دشمن تھی۔ یہانتک کہ وہ لڑائیوں میں ساتھ جاتی تھی اور شعر سنا سنا کر اپنی فوج کو جوش دلاتی تھی۔

حضرت حمزہؓ جو کہ شہید ہو چکے تھے۔ ہندہ نے انکا سینہ نکال کر چبا لیا۔ اسقدر کینہ اور عداوت مسلمانوں سے رکھتی تھی۔ مگر فتح مکہ کے بعد جب وہ مسلمان ہوئی تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ ایک دفعہ وہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ایک وہ زمانہ تھا جبکہ میں آپ کے خاندان اور آپ کی سب سے بڑی دشمن تھی۔ مگر آج وہ دن ہے کہ آپؐ اور آپکے خاندان سے سب سے بڑھکر محبت ہے۔

یہ ہے قوت قدسی کا اثر۔

پھر بہت سے اصحابؓ نے دین کے حاصل کرنے اور تبلیغ اسلام میں اپنی زندگیاں وقف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر دیں۔ چنانچہ مستقل طور پر ان کی ایک جماعت تھی۔ جو کہ اصحاب الصفہ کہلاتی تھی۔ وہ بھوکے رہتے ٹاٹ پہنتے۔ مگر دین حاصل کرتے تھے اور مستقل طور پر مسجد میں ایک چبوترہ پر ہی پڑے رہتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ کا ذکر ہے۔ کہ وہ روٹی کھانے بھی گھر نہ جاتے تھے۔ انکو یہ خیال ہوتا تھا کہ ممکن ہے میں روٹی کھانے جاؤں اور آنحضرت صلعم باہر تشریف لائیں اور وہ باتیں فرمائیں جو میں نہ سن سکوں۔ اس خیال سے بھوکے پڑے رہتے۔ جب کبھی روٹی مسجد میں آجاتی تو کھالیتے کیا یہ قوت قدسی نہ تھی کہ لوگوں کو ان کے گھر بار سے کھینچ کر مسجد میں لا ڈالا۔ اور غربت اور تکلیف سے زندگی بسر کروائی۔ بھوک اور پیاس برداشت کرائی۔ اناق اور مرصد کا واقعہ ایک زبردست ثبوت آپ کی قدسی تاثیر کا ہے۔ مرصد ایک شخص تھے جو کہ اسلام سے پہلے ایک عورت پر فدا تھے جسکا نام اناق تھا۔

(۵)

مرصد اناق پر ہزار دل و جان سے فدا تھا۔ مگر اناق ان کی پرواہ نہ کرتی تھی۔ اور ان کی ہر ایک خواہش کو بڑی بے توجہی کے ساتھ ٹھکرا دیتی تھی۔

اسی اثناء میں مرصد مسلمان ہو گئے۔ اور ظلمت سے نکل کر نور میں داخل ہو گئے۔ دل بھی بدل کر پاک ہو گیا۔ اسکے بعد عشق کا کھیل بدلا اور اناق کے دل میں بھی محبت کی آگ پیدا ہوئی۔ اب وہ مرصد پر فدا تھی وہ چاہتی تھی کہ مرصد اسکے پاس جائیں چنانچہ اسنے خود انکو بلایا۔ مگر مرصد نے جواب دیا۔ اب میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ اور اب میں کسی اور حسن کا طالب ہوں ؎

حُسنِ اسلام ہے آنکھوں میں سمایا جب سے
تیر لگتی ہے شعاع مہ و انجم مجھکو!

عرب جیسا سرکش ملک جس میں جانوروں کو پانی پلانے پر اسقدر خونخواری ہو جاتی تھی۔ کہ کئی سالوں تک وہی لڑائی آپس میں چلی جاتی تھی اور خاندان کے خاندان اس لڑائی کی بدولت تباہ ہو جاتے تھے۔ آخر آپکی قوت قدسی سے ایسا مطیع ہؤا۔ کہ اپنے سروں کو حضورؐ کے آگے جھکا دیا۔ کیا کسی دنیاوی بادشاہ کی طاقت ہے۔ کہ وہ ایک ملک کے دلوں کو اسقدر اپنی طرف کھینچ لے کہ وہ اسپر ہزار جان سے فدا ہوں اور اس کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ دیں۔ نہیں ہرگز نہیں +

اللہ تعالےٰ ہمیں اس عظیم الشان نبی پاک صلعم کے نقش قدم پر چلاوے۔ آمین۔

(باقی دارد)

(محتاج دعا امۃ الحفیظ مسز این۔ کے۔ احمدی
افریقوی حال قادیان

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرمائے + (مینیجر)

مہمانوں کیلئے بعض ضروری باتیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس کے سوا ایک قابل توجہ یہ امر ہے کہ جب تمہارا لڑکا یا لڑکی نوجوان یا نابالغ ہمراہ ہو تو اسے پردہ کراؤ۔ بعض ماں باپ اپنے بچوں کو غالباً ساری عمر تک نابالغ ہی سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں کے گھر جاکر مصر ہوتے ہیں۔ کہ ہمارے لڑکے کو گھر میں عورتوں کے سامنے آنے دیا جاوے۔ ہمارا لڑکا کم عمر اور بڑا نیک اور سادہ مزاج ہے۔ حالانکہ تفتیش کرو تو معلوم ہوگا کہ لڑکے کی عمر ۱۶-۱۷ سال کی ہے۔ اور وہ بالغ ہے۔ نیک ہونے کا پردہ سے کوئی تعلق نہیں۔ بس خود ہی خیال کرکے اپنے ایسے لڑکوں کو باہر مردانے کمرہ میں رکھنا چاہیئے +

میزبان کا وقت نہ ضایع کرو

وقت بڑی قیمتی چیز ہے اور عموماً میزبان خود اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ مہمان کو زیادہ سے زیادہ اپنا وقت دے۔ جو مہمان اس سے زیادہ وقت اس کا لیتا ہے۔ وہ میزبان پر ظلم کرتا ہے۔ مثلاً لاہور میں مہمان عجائب گھر جانا چاہتا ہے۔ پتہ معلوم ہے۔ وقت کافی ہے۔ کسی گائڈ کی حاجت نہیں۔ ادھر میزبان اپنے کسی روزگار میں مشغول ہونا چاہتا ہے۔ تو یہ بہت نامناسب ہے۔ کہ پیچھے پڑ کر اُسے بھی اپنے ہمراہ عجائب گھر لے جایا جاوے، اسی طرح اور بہت سی باتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے میزبان کا مالی یا دیگر قسم کا نقصان ہوتا ہے۔ مگر مہمان صرف اپنی رفاقت کے مزے اور باتیں کرنے کے لئے بیچارے کو لئے پھرتا ہے۔ سو اسبات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح میزبان کی عادات میں دخل دیکر اسے مجبور کرکے بعض عادتوں کو تڑوانا اور جسمانی یا روحانی تکلیف میں اسے ڈالنا نامناسب بات ہے +

میزبان کی کتابوں کی پڑتال نہ کرو

سوائے اس جگہ کے جہاں بے حد بے تکلفی ہو۔ کسی مہمان کا حق نہیں کہ میزبان کی کتابوں کی الماری کو بغیر اس کی اجازت کے پڑتال کرے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ کتابوں سے کتابوں کے مالک کی بعض اندرونی باتیں اور میلانات معلوم ہوتے ہیں۔ جن رازوں کا معلوم کرنا ہر شخص کا حق نہیں ہے۔ یہ ایک تفصیل طلب بات ہے۔ اور اس کی وجہ سے بعض دفعہ ناجائز بدظنیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ مجھے یہاں اس کا لکھنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ پھر کبھی موقعہ ہؤا تو دیکھا جائیگا۔ عقلمند سوچے تو اُسے خود معلوم ہو جائے گا۔ سو کسی کے گھر جاکر بغیر اس کی مرضی کے یا اس کی غیر حاضری میں اسکی کتابوں یا نوٹ بکوں کو کریدنا ایسا ہی نامناسب ہے جیسے اس کے پرائیویٹ خطوط کا پڑھنا۔

تکلف نہ کرو

مہمان اور میزبان کوئی بھی تکلف کرے تو خلوص اور لطف جاتا رہتا ہے۔ میرے نزدیک تکلف گناہوں میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک گناہ ہے۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ تو لوگوں میں اعلان کردے کہ میں تکلف کرنیوالوں میں سے نہیں ہوں۔ پس جو شخص تکلف کرتا ہے۔ وہ آنحضرت کے اخلاق اور منشائے الہٰی کے مخالف عمل کررہا ہے۔

میزبان کے تکلف کا اکثر حصہ تو تکریم ضیف کے نیچے آکر معاف بھی ہوسکتا ہے۔ مگر مہمان کا تکلف کرنا ایک نہایت ہی بیجا بات ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے تئیں میزبان سے ایک علیحدہ قسم کی بلند بالا ہستی سمجھتا ہے۔ اور اس سے بے تکلف نہیں ہونا چاہتا۔ بعض مہمان خصوصاً بیگمات کھانے پینے میں اتنا تکلف کرتی ہیں کہ نہ خود کھاتی ہیں نہ اپنے بچوں کو کھانے دیتی ہیں۔ اس سے میزبان کی دل آزاری کے سوا خود انکو بھی تکلیف پہنچتی ہے اور ہرگز کوئی یہ خیال نہیں کرتا۔ کہ یہ واقعی ایسی ہی کم خور ہیں۔ بلکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ متکبر ہیں۔ اور اپنی بڑائی دکھاتی ہیں۔ اور بجائے عزت کے لوگ انکو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کی کم خوری کیوجہ سے میزبان کو بھی ساتھ ہی کھانا چھوڑ دینا پڑتا ہے اور اسے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ یا۔ بچارہ ایک ایک لقمہ پر مہمان کی خوشامد کرتا ہے۔ کہ کھائیے کھائیے مگر وہ ہیں کہ انکار کئے چلے جاتے ہیں۔

میرے خیال میں سوائے ہندوستان کے اب دنیا کی سب قوموں نے تکلف کو خیر باد کہدیا ہے اس منحوس چیز کو اب اس ملک میں سے بھی نکل جانا چاہیئے۔ کیونکہ خاص اس کی وجہ سے بہت کچھ جھوٹ کا وجود بھی ہمارے ہاں باقی ہے +

نیز یاد رکھنا چاہیئے کہ تکلف صرف کھانے میں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر بات میں ہوسکتا ہے اور ہر جگہ تکلیف دہ ہے۔ سوما انا من المتکلفین کہکر اسکو ترک کردینا ہی بہتر ہے +

والسلام

(محمد اسماعیل)

وفات عزیز

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

آہ! وہ کیا ہی غمناک لمحے تھے جبکہ میں قادیان کی مقدس سرزمین میں نور ہسپتال کی چار دیواری کے اندر ایک چھوٹے سے کوارٹر میں دن کے بارہ بجے سے چند منٹ قبل موت کے ظالم ہاتھوں کی ستم آرائیاں مشاہدہ کررہا تھا۔ اور ہم سے ہمیشہ کیلئے جدا ہوجانے والے پھول سے چہرہ کو حسرت ناک نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ میری بے بسی کا کچھ عجیب ہی عالم تھا۔ حیران تھا کہ کیا کروں۔ ایک عزیز ہمیشہ کے لئے ہم کو داغ مفارقت دے رہا ہے مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ ایسا ہو رہا ہے۔ اس کی نبض کی حرکت گھڑیال کے ہر گھنٹے کی طرح یہ بتا رہی ہے۔ میری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھیں اس کی متغیر حالات کو خوب دیکھ رہی ہیں۔ مگر دیوانہ دل ہے۔ کہ باوجود سب کچھ سمجھنے کے نہیں مانتا۔ کبھی اس کی اس حالت کو عارضی کمزوری سے تعبیر کرتا ہے۔ اور کبھی اس کی ہمیشہ کی نیند کو چند لمحوں کی غش خیال کرتا ہے +

آہ۔ یہ موت کے ہاتھوں کا شکار کون تھا؟ عزیز مختار احمد پسر چودہری ظہور حسین صاحب منتابی اے (محکمہ آب و ہوا شملہ) اس بچے کی عمر نو سال کے قریب تھی۔ نہایت ہی ذہین اور سمجھدار تھا۔ اپنے قابل باپ کی پیاری یاد تھا۔ اور اگر زندہ رہتا۔ تو یقیناً اپنے والد کی دینی خدمات کی روایات کو از سرِ نو تازہ کرتا۔ مگر ؎

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

اسکے دینی جوش کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ اس صغیر سنی کے زمانہ میں بھی وہ سلسلہ کے معاملات میں بہت دلچسپی لیتا تھا۔ سلسلہ کے اخبارات کا باقاعدہ مطالعہ کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کئی نظمیں اس کو ازبر تھیں۔ جنہیں وقتاً فوقتاً وہ نہایت سریلی آواز کے ساتھ پڑھا کرتا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات سے اسے بہت محبت تھی۔ اور حضور کی خدمت میں اکثر دعا کے لئے لکھتا رہتا تھا۔ حضور کو بھی اس سے محبت تھی۔ اسکی بیماری کے دوران میں حضور نے اپنی خاص توجہ اور شفقت کا اظہار فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو جزاء

عزیز دعا کا بہت قائل تھا۔ اور وقت ضرورت دعا کیطرف بہت توجہ کرتا تھا۔ اسے قادیان جاکر حضرت اقدس کی صحبت میں رہنے کا بہت شوق تھا۔ مختصر یہ کہ اس میں بہت سی ایسی خصوصیات ہم نے بھی مشاہدہ کیں۔ کہ اس کی عمر کے بچوں میں انکا ملنا محال ہے۔ عزیز کی وفات حسرت آیات بروز سوموار بتاریخ ۲۹ مئی قادیان میں ہوئی۔ اور لاش کو اسے موضع چودہریوالہ ضلع گورداسپور میں اپنے والد مرحوم و مغفور کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

میرا ان چند سطور کے لکھنے سے جہاں عزیز کی وفات کو ریکارڈ پر لانا مقصود ہے۔ وہاں یہ بھی مطلب ہے۔ کہ ناظرین کے سامنے اس امر کیمتعلق ایک عینی شہادت پیش کی جائے۔ کہ اولاد کی اعلیٰ تربیت اس کے خیالات اور افعال پر کسقدر زود اثر ثابت ہوتی ہے۔ عزیز مرحوم میں ان خصوصیات کا پایا جانا اس اعلےٰ تربیت کیوجہ سے تھا۔ جو کہ اس کی والدہ ماجدہ کی شبانہ روز مساعی کا نتیجہ تھا +

ناظرین سے التماس ہے کہ وہ درد دل سے دعاء فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ عزیز مرحوم کی والدہ اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطاء فرماوے۔ اور اور اسے اپنے پہلوں اور پچھلوں کے لئے موجب صد رحمت کرے + آمین ثم آمین

والسلام

(خاکسار چودہری خوشی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نانکن ۳ ؍ مئی۔ امریکہ کی مشہور ترین مشنری مسز پرل بک جو چین میں عیسائی دھرم کا پرچار کرتی تھیں اپنے عہدہ سے مستعفی ہوگئی ہیں۔ مسز بک کا استعفیٰ اس بنا پر منظور کیا گیا۔ کہ وہ حضرت عیسےٰ کو خدا کا بیٹا نہیں مانتیں ✦

بوڈاپسٹ (ہنگری) ۳ ؍ مئی قبریں کھودنیوالے تین چور ایک قبرستان میں گئے۔ اور ایک عورت جسے ایک دن پہلے دفن کیا گیا تھا کی قبر کو کھودا۔ یہ عورت ایک متمول کسان کی بیوی تھی۔ جب چوروں نے کفن کو اوپر اٹھایا۔ تو عورت جھٹ اٹھکر بیٹھ گئی۔ اور کہنے لگی تم کیا چاہتے ہو۔ اتنا کہنا تھا۔ کہ چور سخت خوفزدہ ہوگئے۔ ان میں سے ایک وہیں بے ہوش ہوگیا۔ اور دو بھاگ گئے۔ یہ عورت بے ہوشی کی حالت میں دفن کی گئی تھی۔ اب ہسپتال میں اسکی صحت اچھی ہو رہی ہے۔ ڈاکو اس کے زیورات اتارنا چاہتے تھے۔ جو رواج کے مطابق مردے کے ساتھ دفن کئے جاتے ہیں ✦

دی آنا ۲ ؍ مئی۔ پولیس نے ایک عورت کو گرفتار کیا ہے۔ جس نے عدالت میں بیان کیا۔ کہ میں بھیک مانگ کر ۱½ ہزار پونڈ سالانہ کی آمدنی پیدا کر لیا کرتی ہوں ✦

ایک انگریز لڑکی مس ہروے کی شیخ عبداللہ ابن ابراہیم کے ساتھ جو الجیریا کا اصلی باشندہ ہے، پیرس کے ایک ہوٹل میں ملاقات ہوئی۔ مس ہروے نے مسلمان مذہب اختیار کر کے شیخ مذکور سے شادی کر لی۔ کیونکہ اس کا خیال تھا۔ کہ یہ اس کے خاوند کی پہلی شادی ہے۔ الجیریا میں اس کے خاوند کے مکان پر درجن کے قریب اور بھی عورتیں تھیں۔ جنہیں وہ نوکرانیاں خیال کرتی رہی۔ ایک دن ایک عورت سے تکرار ہو جانے پر اسے معلوم ہوا کہ تمام عورتیں اس کے خاوند کی بیویاں ہیں۔ اب اس نے ٹریبونل کے روبرو شادی کی تنسیخ کے لئے درخواست دی ہے ✦

چک جھمرہ ۲۹ ؍ مئی۔ پرسوں رات کے گیارہ بجے ایک نوجوان عورت چک جھمرہ ریلوے سٹیشن پر اتری اور مسافر خانہ میں رات گذارنے کے لئے بیٹھ گئی تین چار موٹر ڈرائیوروں نے عورت کو اکیلا دیکھکر ناپاک ارادہ کیا۔ چنانچہ رات کے ۱۱½ بجے کے قریب ان موٹر ڈرائیوروں نے عورت مذکور سے کہا کہ جڑانوالہ کی سواریاں پوری ہوگئی ہیں۔ تم موٹر پر بیٹھ جاؤ۔ عورت نے رات زیادہ گذرنے کی وجہ سے انکار کیا۔ لیکن کچھ وقت گذرنے پر پھر اُسے کہا گیا۔ کہ دن نکلنے میں ایک گھنٹہ باقی ہے۔ تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موٹر میں بیٹھ جاؤ۔ صبح ہونے تک جڑانوالہ پہنچ جاؤ گی۔ بھولی بھالی عورت ان بدمعاشوں کے دام فریب میں آگئی۔ اور موٹر میں جا بیٹھی۔ لیکن جب اس نے موٹر کے اندر کوئی سواری نہ دیکھی تو گھبرائی اور پوچھا کہ سواریاں کہاں ہیں موٹر ڈرائیوروں نے جواب دیا۔ کہ شہر میں ہیں۔ جاتے وقت شہر سے بٹھالی جائیں گی۔ لاری کے شہر کی حدود سے نکلنے اور بتیاں بجھانے پر عورت کو شک ہوا۔ کہ مجھے دھوکہ دیکر کہیں لیجایا جارہا ہے۔ چنانچہ اس نے شور مچانا شروع کر دیا۔ اور اپنے بچے کو چلتی موٹر سے نیچے پھینک کر خود چھلانگ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن ڈرائیوروں نے اسے بازوؤں اور کمر سے پکڑ لیا۔ عورت نے ہمت نہ ہاری اور آخر کار موٹر سے کودنے میں کامیاب ہوگئی۔ دو فرلانگ کے فاصلے پر پہنچکر لاری فیل ہوگئی۔ عورت کی چیخ و پکار کو سنکر لوگ جمع ہوگئے۔ ڈرائیوروں کے بھاگ جانے کیوجہ سے انہیں گرفتار نہ کیا جاسکا۔ لیکن دوسرے دن صبح تینوں ڈرائیوروں کو گرفتار کر لیا گیا +

ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں ایک موچی خاندان رہتا ہے۔ بڑے بھائی کی عورت کے ہاں لڑکے پیدا ہوئے۔ جو مر گئے۔ چھوٹے بھائی محمد دین کی عورت سرداراں کے گھر بھی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پڑوس کی عورتوں نے کہا۔ کہ اس پر اس کی جٹھانی کا سایہ پڑ گیا ہے۔ یہی وجہ کہ اس کے بچے مر جاتے ہیں۔ اپنی جٹھانی کے سایہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نے شیرخوار بچے کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ چند دن بعد اس نے بچے کو چوری کر کے ایک کند ہتھیار سے اس کا سر کچل گاؤں کے نزدیک جوہڑ میں پھینک دیا۔ اور سشن جج سیالکوٹ نے ملزمہ کو موت کی سزا دی۔ ہائیکورٹ کے فاضل ججان نے ملزمہ کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا +

پشاور ۲۹ مئی۔ کابل سے آمدہ ایک صاحب کا بیان ہے۔ کہ افغانستان میں سائنٹفک طریق پر بچے جنانے کے لئے "مڈوایوری" عورتوں کو سکھائی جارہی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ایک کالج کابل میں کھل گیا ہے +

کانپور ۲۹ مئی۔ ایک شخص پنڈت رام نرائن کاؤنی کی عورت نے اپنی ساس کی بدسلوکی سے تنگ آکر اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگالی۔ اسے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ جہاں حالت نازک بیان کی جاتی ہے +

کھنڈہ (اٹک) ۲۹ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک شخص سوامی داس کی بیوی کو آدھی رات کے وقت دس بارہ ڈاکوؤں نے قتل کر دیا۔ سوامی داس گھر پر موجود نہ تھا۔ اس کا سالہ اور چوکیدار مکان کی اوپر کی منزل پر سو رہے تھے۔ ڈاکوؤں نے پہلے اوپر جاکر چوکیدار اور اس کے سالے کو زخمی کر کے مکان کے نیچے پھینک دیا۔ پھر

سوامی داس کی دھرم پتنی کو جو نچلی منزل میں معہ تین بچوں کے سو رہی تھی۔ نہایت بے رحمی سے قتل کیا۔ شیرخوار بچہ مقتول ماں کا دودھ چوس رہا تھا۔ یہ دردناک منظر دیکھا نہ جاتا تھا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ مگر کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ٭

بمبئی میں ایک شریف خاندان کے نوجوان نے بی۔اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد ایل ایل۔ بی کا امتحان بھی پاس کر لیا۔ چونکہ بیچارے کی قانونی پریکٹس نہ چل سکی۔ اس لئے پیٹ پر پتھر باندھ کر گذارہ کرنے لگا۔ والدین نے ایک حسین و جمیل نوجوان لڑکی کے ساتھ اسکی شادی بھی کر دی۔ لڑکی چونکہ ظاہری جمال کے ساتھ حسن سیرت کی بھی مالکہ تھی۔ اس لئے خاوند سو جان سے اسیر فریفتہ ہو گیا۔ لیکن ان کی محبت کا انجام بے حد حسرت خیز ثابت ہوا۔ پہلے تو انہوں نے زیور اور قیمتی پارچات بیچ کر گذارہ کیا۔ جب تہی دست ہو گئے تو لالہ جی ایک وکیل کے ہاں ۳۵ روپے ماہوار پر منشی بن گئے۔ لیکن کساد بازاری کی وجہ سے وکیل نے ان کی تنخواہ گھٹا کر ۲۵ روپے ماہوار کر دی۔ آخر کار انہیں وہاں سے بھی علیحدہ ہونا پڑا۔ اسی اثناء میں بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ نوجوان نہ ڈاکٹر کی فیس ادا کر سکتا تھا۔ نہ نرس کی۔ نہ اپنا پیٹ پال سکتا تھا۔ نہ بچے کی پرورش کر سکتا تھا۔ بیوی کی مصیبت کی تاب بھی نہ لا سکتا تھا چنانچہ ایک روز ناامیدی کی حالت میں نوجوان مذکور مہالکشمی کے قریب سمندر میں کود پڑا۔ اور مر گیا۔ شام کو جب بیوی نے اپنے خاوند کی خودکشی کی خبر سنی تو وہ بھی دم توڑ کر رہ گئی

پنجاب میں تعلیمی ترقی کی پانچسالہ رپورٹ بابت عرصہ مختتمہ ۱۹۳۱۔۳۲ء سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مالی تنگی اور ان مشکلات کے باوجود جو تعلیم نسوان کے مسئلہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ صوبہ میں عورتوں کی تعلیم کو وسیع کرنے کے متعلق بدستور اطمینان بخش ترقی ہوئی۔ لڑکیوں کی تعداد میں ۶۳ فیصدی کا اضافہ ہوا جس سے ان کی تعداد تقریباً دو لاکھ تک پہنچ گئی ہے، ۱۹۲۷ء میں سکولوں کی تعداد ۳۵۷۳ تھی۔ اس میں ۱۴۵۰ کا اضافہ ہوا۔ اور یہ تعداد ۵۰۲۳ تک پہنچ گئی ہے۔ اس حساب سے فی سکول لڑکیوں کی اوسط تعداد ۳۹٫۱۲ ہے۔ سرکاری سکولوں میں طالبات کی اوسط تعداد بہت زیادہ یعنی ۳۶۴ فی سکول ہے ہائی سکولوں کی تعداد ۱۳ سے زیادہ ہو کر ۳۲ ہو گئی ہے۔ اور ان میں طالبات کی تعداد ۲۸۰۵ سے ۱۱۴۴۶ تک پہنچ گئی ہے مڈل سکولوں کی تعداد ۸۸ سے ۱۳۰ ہو گئی ہے۔ لڑکیوں کی تعداد ۱۶۳۴۲ سے زیادہ ہو کر ۲۷۶۷۵ تک پہنچ گئی ہے۔ زنانہ کالجوں کی تعداد ابھی تک صرف دو ہے لیکن ان میں طالبات کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ جو ۷۷ سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ ۲۰۵ لڑکیاں مردانہ کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں اسی طرح ان لڑکیوں کی مجموعی تعداد جو کالجی تعلیم حاصل کر رہی ہیں ۷۰ تک پہنچ گئی ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرائمری کے درجہ میں لڑکوں اور لڑکیوں کی یکجائی تعلیم میں بہت ترقی ہوئی۔ لڑکوں کے سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کی تعداد ۱۱۳۸۳ سے ۲۱۶۰۸ ہوگئی۔ اور لڑکیوں کے سکولوں میں تعلیم حاصل کرنیوالے لڑکوں کی تعداد ۴۴۶۸ سے ۷۹۵۲ ہوگئی۔ لیکن اس طریق تعلیم کی موثریت اور فائدہ ابھی تک بحث طلب ہے جیساکہ رپورٹ میں درج ہے۔ جہاں غور و پرداخت اور نگرانی کے لئے موزوں انتظامات ہیں۔ اور جہاں استانیاں ہیں۔ وہاں چھوٹے بچوں کے لئے یکجائی تعلیم مفید ثابت ہوئی ہے۔ لیکن جہاں لڑکیوں کی ضروریات اور احساسات سے غفلت برتی جاتی ہے۔ وہاں نتائج حوصلہ افزا نہیں۔"

اعلےٰ تعلیم کے لئے مانگ اتنی زیادہ ہے کہ اسے پورا کرنے کے لئے لاہور کے دو زنانہ کالجوں کو بیش از پیش مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ صرف لاہور کالج زنانہ میں طالبات کی تعداد دوگنی سے زیادہ ہوگئی ہے۔ صوبہ میں زیادہ ہائی سکول کھل رہے ہیں۔ اسلئے قدرتی طور پر باہر کی لڑکیوں کے داخلہ کے لئے درخواستوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ خرچ کی مقدار اب قریباً ۲۶ لاکھ روپیہ تک جا پہنچی ہے جو ۲۷-۱۹۲۶ء کی رقم کے مقابلہ میں ۱۹ لاکھ سے کچھ زیادہ ہے۔ اس رقم کا نصف سے زیادہ حصہ گورنمنٹ برداشت کرتی ہے۔ عوام نے ۵½ لاکھ روپیہ دیا۔ جس سے ½۱ لاکھ روپیہ کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ پانچ سال میں مقامی جماعتوں کیطرف سے خرچ میں ½۳ لاکھ سے کم کا اضافہ ہوا۔ اسکی یہ وجہ ہے۔ کہ لڑکوں کی پرائمری جماعتوں کے متعلق ان مقامی جماعتوں کی بہت بھاری ذمہ واریاں ہیں۔ اور ان کے پاس لڑکیوں کی تعلیم پر خرچ کرنے کو بہت تھوڑا روپیہ ہے +

بچوں کی کالی کھانسی کا نسخہ

جو کھار زعفران جدوار فلفل سیاہ۔ فلفل سفید بجاوتری۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ انار دانہ ترش ڈیڑھ تولہ۔ کاگڑ سنگی ایک تولہ۔ مرکی ۴ ماشہ۔ سب ادویات کو باریک پیسکر اور سات عدد خربانی کے پانی میں تر کر کے اس پانی سے ادویہ کو باہم مخلوط کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ تین چار گولیاں ایک دن میں دیجائیں۔ اگر بچّہ ہوشیار ہو۔ تو اس کے منہ میں گولی رکھوا کر اسکو کہہ دیں کہ بہت دیر تک چوسنا ہے۔

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن

انجمن احمدیہ خواتین دکن بلدہ حیدرآباد دکن ۱۹۱۶ء سے قائم اور کارگزار ہے۔

سیدہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ کے اچانک انتقال پر ملال سے تمام ممبرات کو قلبی صدمہ پہنچا۔ لہٰذا بتاریخ ۲۵ مئی ۱۹۳۳ء بروز پنجشنبہ احمدیہ جوبلی بلڈنگ میں باعلان عام خواتین کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور اولاً مرحومہ مغفورہ کے پاک حالات زندگی اور آپکا تعلیمی ذوق و شوق۔ لجنۃ اماء اللہ کی سرپرستی تعلیمی جد و جہد کے عظیم الشان کام میں قربانی کے حالات سنانے کے بعد دردمندلوں کے ساتھ سیدہ مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ریزولیوشن تمام ممبرات لجنہ نے پاس کیا جو کہ منجانب ممبرات لجنہ ... حیدرآباد دکن نے بنام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کی عزت حاصل کی ہے ☆ (امۃ اللطیف اہلیہ احمد صاحب سکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرثیہ

(سیدہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ)

علم و حکمت سیکھ کر اے سارۂ عالی مقام
کس لئے دنیائے فانی سے بعجلت چل بسیں

صنفِ نازک کو امیدیں تجھ پہ تھیں جو بے شمار
سب کو یوں مایوس کر کے سوئے جنت چل بسیں

امتحانوں میں کٹا تیرا شباب ذی وقار
آخری اک امتحان سے پائی فرصت چل بسیں

محنتِ شاقہ اٹھائی تو نے بہر خیر قوم
اے جزاک اللہ صد ہا کیوں بسرعت چل بسیں

ہائے صد افسوس ہم سے چھن گیا قومی مفاد
یعنے وہ امید گاہِ علم و حکمت چل بسیں

جنت الفردوس میں تیرا بنے عالی مقام
صبر ہو ہم کو عنایت۔ عالی ہمت چل بسیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

یادگار بہترین بچے ہیں تیرے خرد سال
ہے تری قومی امانت پاس اپنے خوشخصال

زندگی لمبی یہ پائیں علم و حکمت سیکھ کر
تیرے علمی شوق کو پورا کریں یہ نونہال

یادِ شیریں تیری قائم احمدی تاریخ میں
یہ رہیں زندہ سلامت جو رِجنّت کی ہیں آل

سارہ بیگم صاحبہ! تیری غذا تھی نورِ علم!
نورِ علم مادری سے یہ بنیں صاحب کمال

صحبتِ صافی سے پایا تھا طبیعت نے جلا۔
رات دن پڑھنے کی دھن میں تھا ترقی کا خیال

ناگہانی موت نے تیری مگر ڈھایا غضب
قوم کی امید ساری ہوگئی ہے پائمال

اے خدائے پاک! تو قدوس ہے افعال میں
ہم ہیں عاجز کیا کریں۔ تقدیر پہ تیری سوال

ربِّ اکبر! تو علیم باطنِ احباب ہے
کس قدر گذرا گراں یہ انتقال پر ملال

اے میرے پیارے خدا اے مالکِ روزِ جزا
فضل کے سایہ میں رکھیو انکو بعد از انتقال

کر عنایت ہم کو اپنے رحم سے صبر جمیل
تا مٹے قلبِ حزیں سے حزن اور غم کا خیال

(راقم الحروف حکیم دین محمد احمدی۔ ملٹری اکونٹنٹ۔ و فرسی۔ ایم۔ اے۔ اینڈ پی +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح ۔ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹوپی کیواسطے پھول اور بیل

غدیر فاطمہ :-

دید غصمت وصلی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا